104030- حفظ کے انعامی مقابلہ میں شریک ہونے کے لیے کتاب یا کیسٹ خریدنا

سوال

ہم نے عورتوں کے لیے انعامی مقابلے کا انعقاد کیا ہے اور سوالات کتاب اور کیسٹ میں سے رکھے ہیں، اگر ہم اس کی کیسٹ اور کتاب مفت تقسیم کریں تو اس کا حکم کیا ہوگا ؟

اور اگر ہم مقابلہ میں شریک ہونے والوں سے کہیں کہ وہ کتاب اور کیسٹ ہم سے یا بازار سے خرید لیں تو پھر حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو انعامی مقابلہ میں طلب علم اور شرعی احکام کی معرفت یا پھر قرآن مجید یا حدیث یاد کرنے کے لیے مدت مقرر کی گئی ہو تو اس میں شرکت کرنے والے کے لیے مال خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ وہ انعامی مقابلہ کی کیسٹ یا کتاب دوکانوں سے بھی خرید سکتا ہے، یا جس ادارے نے مقابلے کا انعقاد کیا ہے اس سے بھی خریدی جا سکتی ہے.

اصل یہی ہے کہ مقابلوں میں مال خرچ کرنا جائز نہیں صرف انہیں مقابلوں میں مال صرف کیا جا سکتا ہے جسے حدیث میں بیان کیا گیا ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تیر اندازی، یا اونٹ یا گھوڑے کے مقابلہ کے علاوہ کسی میں بھی معاوضہ اور انعامی مقابلہ نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1700) سنن ابو داود حدیث نمبر (2574) سنن نسائی حدیث نمبر (3586) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2878) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

السبق : اس مال کو کہتے ہیں جو دوڑ میں خرچ کیا جاتا ہے.

النصل : تیر اندازی.

الخف : اونٹ.

الحافر : گھوڑا.

لیکن بعض علماء کرام نے اس کے ساتھ ان اشیاء کو بھی ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں ہوں اور ان سے جہاد فی سبیل اللہ، اور دین کی نصرت و معاونت میں مدد لی جاتی ہو، مثلا گدھوں اور خچروں کی دوڑ، اور اسی طرح دینی اور فقہی، اور قرآن مجید اور حدیث شریف حفظ کرنے کے مقابلے منعقد کرانا، یہ جائز ہیں، اور ان میں عوض خرچ کرنا جائز ہے.

ان مقابلوں میں کسی ایک طرف یا دونوں طرفوں یا کسی تیسری طرف سے عوض خرچ کرنا جائز ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کیا قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ وغیرہ دوسرے نفع مند علم حفظ کرانے کے مقابلے عوض کے ساتھ منعقد کرانا جائز ہیں ؟

امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کے اصحاب نے اس سے منع کیا ہے، اور ابو حنیفہ کے اصحاب اور ہمارے استاد نے اسے جائز قرار دیا ہے، اور ابن عبد البر نے امام شافعی سے یہ بیان بھی کیا ہے، اور یہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالنے، اور کشتی کرنے، اور تیر اکی سے زیادہ اولی ہے، تو جس نے ان پر عوض کے ساتھ مقابلہ کرانا جائز قرار دیا ہے تو پھر علم پر تو بالاولی جائز ہوگا، اور یہ بالکل ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی شرط جیسی صورت ہی ہے جو انہوں نے قریش کے کفار کے ساتھ رکھی تھی، کہ میں جو تمہیں بتا رہا ہوں وہ صحیح اور ثابت ہوگی.

اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ اس کے منسوخ ہونے پر کوئی شرعی دلیل ثابت نہیں، اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جوا اور قمار بازی حرام ہونے کے بعد یہ شرط لگائی تھی، اور دین حجت اور جھاد کے ساتھ قائم ہے، تو جب آلات جھاد پر شرط لگانا جائز ہے تو پھر علم پر بالاولی جائز ہوگی، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ صفحہ نمبر (318).

اور ایک دوسری جگہ پر لکھتے ہیں:

" ان کا کہنا ہے: جب شارع نے تیر اندازی اور گھوڑے اور اونٹوں کی دوڑ میں شرط لگانا اور انعام رکھنا جائز قرار دیا ہے کیونکہ اس میں گھڑ سواری کی تربیت اور جھاد کے لیے قوت تیار کرنے پر ابھارنا ہے، تو اس کے جواز سے علم و حجت جس سے دل کھلتے ہیں اور اسلام کو عزت حاصل ہوتی ہے اور اس کے شعار اور اسلامی تعلیمات کا اظہار ہوتا ہے کے مقابلے کروانا زیادہ اولی اور زیادہ لائق ہے.

اور امام ابو حنیفہ کے اصحاب اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں " انتہی.

دیکھیں: الفروسیۃ (97).

اس لیے اگر یہ مقابلہ ایسا ہے جس کے ذریعہ تعلیم و تعلم اور بحث اور دین کی نصرت اور دین کے کلمہ کو بلند کرنے میں معاونت ہوتی ہے، تو ایسے مقابلے منعقد کرانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس پر انعام بھی رکھنے جائز ہیں اور اس مقابلے میں شریک ہونے والے کے لیے مقابلے کی کیسٹ اور کتاب وغیرہ وغیرہ خریدنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے.

واللہ اعلم.